مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب
استاذ حدیث دارالعلوم حقانیہ

سیور ریفل ٹکٹ کی شرعی حیثیت

دینی مضرت اور قومی زوال کا ایک اور مرحلہ

دو تین ماہ سے "سیور ریفل ٹکٹ" کے نام سے مختلف اشتہارات رسائل اور اخبارات میں دیکھے جا رہے ہیں۔ ریڈیو اور ٹی۔وی کے ذریعہ اشتہارات پر بھی لاکھوں روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ بغیر کسی خوف وخطر اور اندیشہ لومۃ لائم کے قوم کو اس میں شرکت کی دعوت دی جا رہی ہے متعدد اشتہاری کمپنیاں حرکت میں آ گئی ہیں۔ دن بدن اس مذموم کاروبار میں ترقی ہو رہی ہے۔ تشویق وترغیب کے لئے ہر پہلے انعام سے آئندہ دینے والا انعام چند گنا بڑا رکھا جاتا ہے۔ مادہ پرستی اور بسیار خوری کی یہ عادت انسان کی فطرت میں بیٹھی ہوئی ہے اس لئے بغیر کسی تحقیق کے لوگ اس کے پیچھے دوڑے جا رہے ہیں۔ یوں بڑے دلفریب طریقہ سے پوری قوم جوا کھیلنے کے جال میں پھنسی ہوئی ہے۔ مرد وعورت، جوان وبوڑھے غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والا ہر ایک فرد قسمت آزمائی کے اس دلدل میں پھنسا ہوا ہے۔ قوم کی یہ زبوں حالی ان چند سطور لکھنے کا محرک اور سبب ہے۔

جوا کی مختلف صورتیں معاشرہ میں جوا ایک جرم سمجھا جاتا ہے ملکی قانون میں بھی جوا کھیلنا قابل مواخذہ جرم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہروں اور دیہاتوں میں جوا باز پولیس کی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ قانون کے بہانے ان کو پکڑ کر رقم کی وصولی کے بعد چھوڑ دیا جاتا ہے۔ موجودہ ترقی یافتہ دور میں نام نہاد ماہرین اقتصادیات کی کوششوں سے جوا کی ایسی شکلیں سامنے آئی ہیں جس سے قانونی تحفظ حاصل ہوا ہے۔ مختلف ناموں سے کئی کمپنیاں بڑے دلفریب طریقہ سے قوم کے غریب اور نادار کے خون اور پسینہ اور ان کی عزت وآبرو سے کھیل رہی ہیں۔ راتوں رات لاکھ پتی اور کروڑ پتی بننے کے خواب دیکھنے والے بڑی گرم جوشی سے ان کمپنیوں کو خوش آمدید کہتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایسی کمپنیاں کامیاب کاروبار کی ضمانت دے کر دن بدن ان کمپنیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کہیں "انعامی بونڈ" کے دلکش نام سے یہ کمپنیاں مصروف عمل ہیں۔ کہیں اخباری معموں کے حل کرنے کے بہانے سے غریبوں کی جیبوں پہ

دن دہاڑے ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے۔ اور کہیں لاٹری کی متعدد شکلوں میں یہ ایجنسیاں سرگرم عمل ہیں۔

سیور ریفل کی حقیقت | یہ پروگرام بھی لاٹری کی ایک شکل ہے اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ متعلقہ کمپنی خاص مقدار میں مثلاً دس دس روپے کی ٹکٹیں شائع کرتی ہے جو "حبیب بنک" کے توسط سے لوگوں میں فروخت کی جاتی ہیں۔ کمپنی مجموعی ٹکٹوں کی فروخت مکمل ہونے پر مقرر شدہ قواعد و ضوابط کو مد نظر رکھ کر چند افراد کا انتخاب قرعہ اندازی کے ذریعہ کرتی ہے ان چند اشخاص کے انعامات کا اعلان کمپنی بذریعہ اخبارات کرتی ہے جنہیں متعلقہ افراد انعام کی وصولی کا مستحق قرار دیا جاتا ہے اور بقایا افراد کی جمع شدہ رقم کھلاڑیوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جاتی ہے۔ یوں اس کے ذریعہ چند افراد پر تو دولت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوسرے بے چارے دس دس روپے سے بھی محروم رہ جاتے ہیں۔

اس کی شرعی حیثیت بیان کرنے سے قبل ہم جوا کی ان قسموں کا جائزہ لیتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں مروج تھے۔

دور نبوی میں جوا کی صورتیں | قرآن مجید میں جوا کا تذکرہ تین جگہ خصوصیت سے ہوا ہے۔ سب سے پہلے سورہ بقرہ میں ہے۔

يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ
قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَّ
مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ
مِنْ نَّفْعِهِمَا الآية
(سورہ بقرہ آیت ۲۱۹)

لوگ آپ سے شراب اور قمار کی نسبت دریافت کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ ان دونوں چیزوں کے استعمال میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ لوگوں کو بعض فائدے بھی ہیں لیکن گناہ کی باتیں ان فائدوں سے زیادہ بڑھی ہوئی ہیں۔

دوسری مرتبہ اس کا تذکرہ سورہ مائدہ آیت ۳ میں محرمات کے ذیل میں "اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ" سے ہوا ہے یعنی وہ طریقہ جس میں حقوق کا تعین قرعہ اندازی اور لاٹری کے طریقوں سے کیا جائے۔

تیسری بار بھی سورۂ مائدہ میں اس کا تفصیلی حکم بیان ہوا۔

يا ايها الذين آمنوا انما الخمر
والميسر والانصاب والازلام
رجس من عمل الشيطان
فاجتنبوه لعلكم تفلحون ٥

اے ایمان والو بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں سو ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔
(سورہ مائدہ آیت ۹۲)

ان تینوں آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جوا کے لئے اصل لفظ عربی میں "میسر" استعمال ہوا ہے
کیونکہ استقسام بالازلام "میسر" کی ایک خاص شکل تھی۔ جس سے جوا کے علاوہ شرک بھی مقصود تھا۔

میسر کی تحقیق

"میسر" ۔ "یسر" سے "موعد" اور "مرجع" کے وزن پر مصدر ہے۔ ماخذ اشتقاق میں
متعدد رائے ہیں۔

حضرت مقاتل کی رائے ہے کہ یہ "یسر" سے مشتق ہے۔ جس کا معنی "آسانی" ہے۔ "جوا" میں بھی ایک شخص دوسرے
شخص کا مال بغیر کسی محنت مشقت کے آسانی سے ہڑپ کرتا ہے اس مناسبت کی وجہ سے اس کا نام "میسر" رکھا گیا۔
"ابن قتیبہ" کی رائے کہ "یسیر" تجزیہ اور اقتسام یعنی تقسیم کرنے کو کہا جاتا ہے۔ عربی میں کہا جاتا ہے۔
"یسروا الشئ" ہر چیز تقسیم کرو۔ اس کاروبار میں بھی تقسیم سے کام لیا جاتا ہے اس لئے یہ نام پڑ گیا۔
بعض دوسرے علماء کا قول ہے کہ "یسیر" کا معنی وجوب اور لزوم ہے۔ اس عمل کی وجہ سے متعلقہ شخص کا
حصہ لازم بن جاتا ہے۔ اس لئے اس کو "میسر" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے (تفسیر کبیر ص ۴۸ ج ۸)

نزول قرآن کے وقت مشرکین میں "جوا" کی حقیقت کچھ یوں تھی۔ کہ کعبہ کے خادم کے پاس دس تیر ہوتے تھے
بعض تیروں کے نام پر خاص حصے متعین ہوتے تھے اور کچھ تیر یوں خالی رہتے۔
مشرکین مکہ جب جب قسمت آزمائی کے لئے میدان میں اترتے تو دس آدمی شریک ہو کر ایک اونٹ ذبح کرتے
اونٹ کے گوشت کے دس حصے کیے جاتے اور اس کے بعد جملہ شرکاء خادم کعبہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ فیس دینے
کے بعد تیر نکالنے کے انتظار میں رہتے۔ خادم عام تیروں کو ترکش میں ڈال کر ہلاتا۔ اور پھر باری باری ایک ایک
شریک کے لئے ترکش سے تیر نکالتا جس حصہ کا تیر جس شخص کے نام نکل آتا۔ وہی شخص اس حصے کا مستحق ٹھہرا کر
اس کو خوش قسمت سمجھا جاتا اور جس کے نام سادہ تیر نکل آتا وہ حصے سے محروم رہتا۔ محروم بدقسمت پوری قیمت کا
ذمہ دار ٹھہرتا۔ اور جس کے نام کچھ حصے نکل آتے۔ وہ اونٹ کی قیمت کی ادائیگی سے بری الذمہ متصور ہوتا۔
عرب سخاوت اور فیاضی میں مشہور تھے اس لئے وہ خود ان حصوں کے کھانے سے پرہیز کرتے۔ بلکہ یہ گوشت
خدام کعبہ اور فقراء پر تقسیم ہوتا۔ ظاہر بات ہے کہ اس طریقہ کار میں یا تو پوری قیمت ادا کرنی پڑتی۔ اور یا فائدہ
ہی فائدہ رہتا۔

گوشت کے حصے ملنے کے بعد سخاوت کے مزے اڑاتے۔ قرآن کی رو سے جوا کی یہ حقیقت مسلمانوں کے لئے
حرام ٹھہرائی گئی۔ اس وقت جوا کی بعض صورتیں کھیلوں کی شکل میں موجود تھیں۔ جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا:۔

مَنْ لعب بالنرد شیر فکانما صبغ

جو شخص "نرد شیر" سے کھیلتا ہے وہ گویا خنزیر

یدخل یدہ فی لحم خنزیر و دمہ۔ کے گوشت اور خون میں اپنے ہاتھ رنگتا ہے۔

(ابن کثیر صـ ۹۲ ج ۲)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جو "نرد شیر" سے کھیلا اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔

اس سے ملتا جلتا دوسرا کھیل "شطرنج" ہے جس سے بھی عوام جوا کھیلتے تھے جس کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "والشطرنج من المیسر" یعنی شطرنج جوا کی قسم ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ شطرنج تو نرد شیر سے بدتر ہے (ابن کثیر صـ ۹۲ ج ۲)

"جوا" صرف ان صورتوں سے خاص نہیں، بلکہ یہ چند شکلیں تھیں جو قرآن و حدیث کی رو سے حرام ٹھہرائی گئیں۔ اس کے علاوہ بھی جہاں کہیں معاملہ کی ایسی شکل موجود ہو جس میں کسی شرط کی وجہ سے یا تو محرومی سے سامنا کرنا پڑتا ہو اور یا فائدہ سے بہرہ ور ہونے کا احتمال ہو تو یہ صورت "میسر" کے حکم میں ہو کر حرام رہے گی۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں "المخاطرۃ من القمار" یعنی مخاطرہ قمار میں سے ہے۔ مخاطرہ ایسے معاملہ کا نام ہے جو نفع اور ضرر کے درمیان دائر ہو۔ یہ بھی احتمال ہو کہ بہت سا مال مل جائے اور یہ بھی احتمال ہو کہ کچھ نہ ملے۔ (معارف القرآن ج ۱ صـ ۵۳۲)

ابن سیرین، مجاہد اور عطا اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

کل شئی فیہ خطر فھو من المیسر (تفسیر کبیر ج ۶ صـ ۴۸)

ہر وہ چیز جس میں شرط ہو کہ جس پر باریابی یا محرومی مبنی ہو۔ تو وہ قمار کے حکم میں ہے۔

قرطبی میں اس کے ساتھ یہ اضافہ بھی ہے۔

حتی لعب الصبیان بالجوز والکعاب۔ (قرطبی ج ۲ صـ ۵۲)

یعنی ہر قسم کا قمار میسر ہے۔ یہاں تک کہ بچوں کا لکڑی کے گٹکوں اور اخروٹ کے ساتھ کھیل بھی اس میں داخل ہے۔

علامہ ابن عابدین ایک مستقل قاعدہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

جس معاملہ میں کسی مال کا مالک بننے کو ایسی شرط پر موقوف رکھا جائے جس کے وجود و عدم وجود کی دونوں جانبیں مساوی ہوں۔ یعنی اس شرط کی بنا پر نفع خالص یا تاوان خالص برداشت کرنے کی دونوں جانبیں برابر ہوں اس کو "میسر" کہا جائے گا۔ شریعت میں یہ معاملہ حرام ہے۔

(رد المختار علی الدر المختار المعروف بشامی ج ۵ صـ ۲۵۹)

ان حوالہ جات کی روشنی میں انسان پر یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ "سیور ریفل" کی حقیقت بھی دوسری

قسم کی لاٹریوں کی طرح ایک لاٹری ہے جو از روئے شریعت حرام اور ناجائز ہے۔ اس میں شرکت اور شرکت کی دعوت امور محرمہ سے ہے۔

حدیث میں ہے کہ من قال لصاحبہ تعالیٰ اقامرك فليتصدق (جواهر الفقه ج ۲ ص ۳۴۷)

یعنی اگر کسی شخص نے دوسرے شخص کو محض زبان سے کہہ دیا کہ آؤ جوا کھیلیں (خواہ عمل کا موقعہ بھی نہ ملا ہو) تو نفس اس دعوت دینے کی وجہ سے یہ شخص گنہگار ہو گیا۔ اس کو چاہیے کہ اس گناہ کی تلافی کے لئے کچھ صدقہ کرے۔

<u>سماجی اور اجتماعی نقصانات</u> | معاشرہ میں سیور ریفل ٹکٹ کے معمولی منافع اور فوائد کو دیکھا جاتا ہے قوم اس لالچ میں گرفتار ہوتی ہے کہ ایک غریب اور بدحال شخص ایک دن میں سرمایہ دار بن جاتا ہے۔ قوم ظاہر بینی کے اس جال میں پھنس کر نقائص اور مضرات سے آنکھیں بند کر دیتی ہے۔ حالاں کہ قرآن نے صریح اعلان کیا کہ جوا اور شراب میں کچھ منافع بھی ہیں مگر نفع سے اس کا نقصان بڑھا ہوا ہے۔

سیور ریفل ٹکٹ میں سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ ایک شخص کا فائدہ دوسرے شخص کا نقصان پر موقوف ہوتا ہے جیتنے والے کا نفع ہارنے والے کے نقصان کا نتیجہ ہوتا ہے۔ خود غرضی دل و دماغ پر طاری ہو کر انسانیت کے اقدار اس میں پامال ہوتے ہیں۔ ہر ایک کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ میرا یہ بھائی ہار جائے اس کو نقصان ملے اور مجھے فائدہ ملے۔ گویا اس میں انسان جو ہمدردی، محبت اور انس کا پیکر ہے۔ خونخوار درندہ کی صفت اختیار کرتا ہے کہ دوسرے بھائی کی موت اپنی زندگی، اس کی مصیبت اپنی راحت، اس کا نقصان اپنا فائدہ متصور کرتا ہے جو انسانیت سے زیب نہیں۔

دوسری خرابی یہ ہے کہ انسان کی طبیعت سے محنت اور مشقت کی عادت اٹھ جاتی ہے۔ جوا باز چند منٹ میں لاکھوں روپے کی کمائی کو مشغلہ بنا کر محنت اور مشقت سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور یوں بیروزگاری اور نکماپن معاشرہ میں سرایت کرتا ہے۔

تیسری خرابی یہ بھی ہے کہ شراب کی طرح جوا بھی آپس میں لڑائی جھگڑے اور فتنہ و فساد کا سبب ہوتا ہے ہارنے والے کے دل میں جیتنے والے سے نفرت اور عداوت ہوتی ہے اور یہ تمدن و معاشرت کے لئے سخت مہلک چیز ہے۔ مزید برآں حرص و لالچ کی دلدل میں پھنس کر اللہ کے ذکر سے غفلت اور لاپرواہی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے ان مضرات کی نشان دہی کرتے ہوئے فرمایا:۔

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ (سورۃ مائدہ آیت ۹۱)

یعنی شیطان یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض و نفرت پیدا کر دے اور تم کو اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے۔

ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اس میں دوسرے شخص کی دولت اس کے طیب خاطر کے بغیر باطل طریقہ سے کھائی جاتی ہے از روئے شرع ممنوع ہے کیونکہ ہارنے والے طبعی طور پر اپنی دولت ایسے طریقے سے دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ایک اور اہم خرابی یہ ہے کہ جوآ سے حرام خوری کی عادت بیٹھ جاتی ہے جس سے قوم کی غیرت اور حمیت متاثر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرہ میں جوآباز ایسی حرکات کا ارتکاب کرتا ہے جو انسانی غیرت اور حمیت کے منافی ہوتی ہیں۔

تصدیق از شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ

رئیس دار الافتاء دار العلوم حقانیہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔ حافظ مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب حقانی ایم اے اسلامیات نے سیور ریفل ٹکٹ سکیم کا جو تجزیہ کیا ہے وہ درست اور عادلانہ ہے سیور ریفل ٹکٹ شرعی اصول کی بناء پر جوا ہے۔ دینی اور خالص اسلامی نقطہ نظر سے کسی بھی ہوشمند کو اس کے جوا ہونے سے انکار کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ جوئے میں جس قدر مفاسد اور دینی مضرتیں ہیں وہ تمام کی تمام سیور ریفل ٹکٹ میں بھی موجود ہیں۔ اہل اسلام کے لئے اس سے اجتناب ضروری ہے اور ارباب حکومت پر فرض ہے کہ اس جریمہ کا انسداد کرے

محمد فرید عفی عنہ

۲۷ محرم ۱۴۱۰ھ

خطبات حقانی (حصہ اول)

افادات:- مولانا عبد القیوم حقانی
پیش لفظ:- شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید
صفحات ۱۲۸ — قیمت ۱۸/- روپے

تعمیر انسانیت، دعوت و تبلیغ، زہد و قناعت، وجود رب کائنات، فتنہ انکار خدا، سرمایہ داری اور اشتراکیت، جہاد افغانستان، کمیونسٹوں کے بے پناہ مظالم، کمیونزم کی اجمالی تاریخ، ادو کردار اور دو ڈھکانے اور دیگر کئی ایک اہم عنوانات پر موثر خطبات اور ولولہ انگیز تقاریر کا مجموعہ، سب کے لیے فکر و مطالعہ، غور و تدبر کا سامان، نیک اعمال اور اصلاح انقلاب امت کی پرخلوص دعوت۔

مؤتمر المصنفین — دار العلوم حقانیہ — اکوڑہ خٹک — پشاور